سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۶۳
جنوبی افریقہ کا ایک عظیم الشان وعظ
حقوق الرجال
(شوہر کے حقوق)
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
کتب خانہ مظہری
کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ کراچی
پوسٹ کوڈ
فون
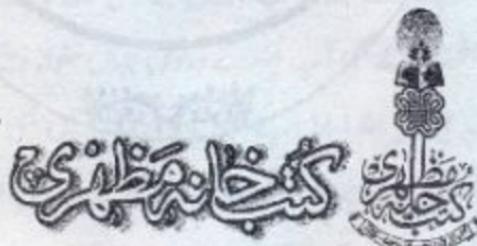
سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر۔ ۶۳

حقوق الرجال

(شوہر کے حقوق)

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات وتالیفات مرشدنا ومولانا

محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

﴿ ضروری تفصیل ﴾

نام وعظ: **حُقُوقُ الرِّجَال**

واعظ: عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا و مولانا شاہ محمد اختر صاحب
ادام اللہ ظلالهم علینا الیٰ مأة وعشرين سنة مع الصحة
والعافية وخدمات الدينية و شرف حسن القبولية

تاریخ: ۳۰؍رجب المرجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۶؍فروری ۱۹۹۰ء بروز پیر

وقت: ۱۱؍بجے صبح

مقام: لنیشیا (جنوبی افریقہ) ایک صاحب کے مکان پر ایک اجتماع سے
خطاب فرمایا جہاں پردہ سے عورتوں کا بھی انتظام تھا۔

موضوع: عورت کے ذمہ شوہر کے کیا حقوق ہیں

مرتب: یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ: سید عظیم الحق حقی ۱۔جے۔۳؍۲۷ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر ۱ (۶۶۸۴۳۰۰)

اشاعت اوّل: صفر المظفر ۱۴۲۶ھ مطابق مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد: ۱۰۰۰

ناشر: **کُتُبْ خَانَہ مَظْہَرِیْ**

گلشن اقبال-۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقوق الرجال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرُ ۝ نِ الَّذِیْ

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

وَهُوَالْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ

معزز حاضرین میری بیٹیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک ہماری ہدایت کے لئے نازل کیا ہے، تاکہ ہر شخص زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گذارے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پارہ نمبر انتیس میں سورۃ ملک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا امتحان کی جگہ ہے اور اللہ نے ہم کو دُنیا میں امتحان کے لئے بھیجا ہے، عیش کرنے کے لئے نہیں بھیجا لہٰذا نفس وشیطان کے راستہ پر چلنا اور اپنے مالک کو ناراض کرنا اور پھر قبر میں جا کر عذاب میں مبتلا ہونا نادانی اور عقل کے خلاف ہے۔

جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟

دُنیا میں کسی کو حق نہیں کہ ہم کو جینے کا راستہ بتائے نہ امریکہ کو نہ افریقہ کو نہ روس کو نہ جاپان کو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ بتائیں کہ ہم کس

طرح زندگی گذاریں۔ جینے کا راستہ بتانے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ہمیں جینے کا راستہ بتائیں کیونکہ اللہ کی مرضی پر چل کر ہی ہم دُنیا اور آخرت میں آرام سے رہ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق اور مالک ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے مالک کو ناراض کرے تو ساری دُنیا اس کو آرام نہیں پہنچا سکتی اور مالک بھی ایسا طاقت والا مالک ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں ہے۔ بہت سی عورتوں نے سینما، وی سی آر، گانا بجانا، بے حیا ہوکر باہر نکلنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گذارنا شروع کی لیکن جب اللہ کا غضب نازل ہوا اور بلڈ پریشر، کینسر، گردے میں پتھری جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا فرما دیا تو ان کا سارا عیش اور سارا حُسن خاک میں مل گیا۔ ابھی اسی ہفتہ کی بات ہے کہ جنوبی افریقہ میں میرے ایک دوست کی سترہ سالہ بیٹی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوگئی۔ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی تھی، اس لئے مَرد ہو یا عورت ہر وقت یہ سوچنا چاہئے کہ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کس وقت اپنے پاس بلا لیں اور حساب کتاب شروع ہوجائے کہ بتاؤ! تم نے اپنی زندگی کس طرح گذاری؟

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلے گا خواہ مَرد ہو یا عورت فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اللہ تعالیٰ اس کو لطف والی، مزے دار زندگی عطا فرمائیں گے، بڑے آرام وسکون کی

زندگی دیں گے اور جو مرد اللہ کی نافرمانی کرے گا ہرگز سکون نہیں پا سکتا۔ اسی طرح جو عورت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف بے پردہ گھومے گی، نماز نہیں پڑھے گی، شوہر کو ستائے گی، اللہ تعالیٰ کی کسی نوع کی نافرمانی کرے گی اس کی زندگی بے آرام گذرے گی، اس کو چین نہیں ملے گا اور جس وقت موت آئے گی تو نافرمانی کے سارے مزے ختم ہو جائیں گے۔

حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ جو مرد اور عورت اپنی اصلاح چاہے وہ اس مراقبہ کو روزانہ کرلیا کرے کہ میری جان نکل گئی ہے اور مجھے نہلایا جارہا ہے، پھر کفن میں لپیٹ کر مجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جارہا ہے، کئی من مٹی میرے اُوپر ڈالی جارہی ہے۔

دل کی سختی اور غفلت کا علاج

حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے بہشتی زیور لکھی ہے، بہت بڑے عالم ہیں، فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہوگیا ہو اور اللہ کی یاد میں لگنے کے بجائے گناہوں کے تقاضوں سے پریشان کرتا ہو یعنی دل میں سختی آگئی ہو جس کو عربی زبان میں قساوۃ کہتے ہیں تو ایسے دل کی اصلاح کے لئے حدیث شریف میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سیدہ طاہرہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہماری ماں ہیں، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں، اُن سے ایک عورت نے کہا کہ اے میری ماں! آج کل میرا دل نماز میں، قرآن شریف کی تلاوت میں نہیں لگتا، دل سخت ہوگیا ہے کیا کروں؟ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم ایک کام کرو، روزانہ موت کو یاد کرو کہ میری موت آگئی ہے، اہل وعیال اچھے اچھے کپڑے، شاندار مکان سب چھوٹ گیا ہے۔ چند دنوں کے بعد وہ بی بی آئیں اور کہا کہ اے میری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ آپ کو جزائے خیر دے، میرا دل اللہ سے لگ گیا، دل کی سختی دُور ہوگئی، اب نماز میں بھی مزہ آرہا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت میں بھی مزہ آرہا ہے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہوگیا ہو، گناہ نہ چھوٹتے ہوں، خدا کا خوف نہ معلوم ہوتا ہو، گناہ کے تقاضے سے پاگلوں کی طرح گناہ کی طرف بھاگتا ہو اور اسے اپنی عبدیت اور مخلوق ہونے کا بھی احساس نہ ہو کہ میں کس کا بندہ ہوں، میرا کوئی مالک بھی ہے، ایسے پاگلوں اور سخت دل والوں کے لئے عجیب و غریب علاج بیان فرمایا جو سو فی صد مفید ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چاہے مُرد ہو یا عورت جو بھی اس علاج کو کرے گا اُس کا دل نرم ہوجائے گا، اللہ سے جُڑ جائے گا اور نفس وشیطان سے کٹ جائے گا۔ وہ علاج کیا ہے؟

روزانہ جب سونے لگے تو پانچ منٹ یہ سوچ کہ اللہ نے ہم کو بلا لیا، موت آگئی، ہماری روح نکل گئی، سب لوگ مجھ کو نہلا رہے ہیں، نہلانے کے بعد کفن لپیٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد لوگ مجھے قبرستان لے جارہے ہیں، میرے ماں باپ، بیوی بچے، کاروبار، شاندار قالین، شاندار کپڑے اور سونے چاندی کے زیورات سب چھوٹ گئے۔ مجھے قبرستان میں لے جاکر قبر کے گڑھے میں ڈال دیا اور کئی من مٹی ڈال کر سب چلے گئے اور میں بزبانِ حال یہ پڑھ رہا ہوں ؎

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اِس منزل سے ہم

اور وہ مُردہ یعنی مرنے والا یا مرنے والی یہ شعر بھی بزبانِ حال پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے ؎

دبا کے قبر میں سب چل دیے دُعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

کوئی بھی تمہارے ساتھ قبر کے اندر نہ آیا، سب نے چھوڑ دیا، نہ امّاں کام آئی نہ ابا، نہ شوہر کام آیا نہ بچے کام آئے، قبر میں تنہا پڑے ہو۔ اب قبر میں سوالات ہو رہے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ پھر مراقبہ کرو کہ قیامت کا دن آگیا اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سب پیش ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ اے عورت تو نے اپنی جوانی کو کس طرح استعمال کیا؟

اپنی آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ نماز پڑھتی تھی یا نہیں؟روزہ رکھتی تھی یا نہیں؟ نامحرم اور غیر مردوں سے پردہ کرتی تھی یا نہیں؟ اگر عمل اچھا ہوا تو جنت ملے گی اور اگر عمل خراب ہوا تو فرشتے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے، سارا عیش ناک کے راستہ سے نکل جائے گا۔

یہ دُنیا امتحان کی جگہ ہے۔ ہم یہاں چند روز کے لئے آئے ہیں۔ خدا کے لئے اپنی جانوں پر ہم بھی رحم کریں اور آپ بھی کریں۔ چند دن کے عیش کو مت دیکھو، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو دیکھو جو آخرت میں اللہ تعالیٰ سب کو عطا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کے راستہ پر چلائے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ روزانہ اصلاح کے لئے قبرستان کو یاد کرلیا کرو کہ سترہ سال کی جوان لڑکی جس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی، ایکسیڈینٹ میں انتقال کرگئی۔ ایسی کتنی جوانیاں قبر میں سو رہی ہیں لہٰذا یہ مت سوچو کہ جب ہم بڈھی ہوجائیں گی پھر ہم اللہ والی بنیں گی اور جنت بنالیں گی۔ یہ محض حماقت ہے اس لئے کہ خدائے تعالیٰ بچپن میں بھی موت دیتا ہے اور جوانی میں بھی موت دیتا ہے اور جس کو جس وقت چاہے بلالیتا ہے۔

میں جب طبیہ کالج الٰہ آباد میں پڑھتا تھا تو میرا ایک اٹھارہ سال کا ساتھی تھا جو میرے ساتھ طبیہ کالج جایا کرتا تھا۔ اچانک ایک ہفتہ بیمار رہ کر اُس کا انتقال ہوگیا۔ اُس زمانہ میں، میں چھٹیوں میں اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میں اُس کے گھر گیا، دروازہ کھٹکھٹایا، اُس کی

ماں نکلی، میں نے کہا کہ میرا کلاس فیلو، میرا دوست کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ وہ تو قبرستان میں لیٹا ہوا ہے۔ تو زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

حرم شریف میں مدرسہ صولتیہ ہے، اس کے مہتمم کے سگے بھائی پینتالیس سال کی عمر تھی، چائے پی رہے تھے، کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں تھی، کبھی ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا، بالکل صحت مند تھے، چائے پیتے پیتے ایک گھونٹ پیا، چائے کی پیالی ہاتھ سے گر گئی اور انتقال ہوگیا۔ اس لئے ہر وقت اپنی موت کو سامنے رکھو، اسی لئے ہمارے بزرگ ہمیشہ ہماری ہدایت کے لئے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

زندگی کو کب اور کس پر فدا کریں؟

نہ جانے اللہ تعالیٰ کس وقت بلالے، کسی کی گارنٹی نہیں ہے کہ ہم لوگ اتنے دن تک جئیں گے لہٰذا یہ سوچنا کہ جب بڈھے ہوجائیں گے یا جب بڈھی ہوجاؤں گی تو ہم خوب حج اور عبادت کریں گے لیکن میری ماؤں بہنو بیٹیو! جب آپ گوشت منگاتی ہیں تو کیا کہتی ہیں کہ بڈھے بکرے کا گوشت لانا؟ یا کہتی ہیں کہ جوان بکرے کا لانا؟ میری بات کو ذرا غور سے سننا، بتاؤ! زندگی کا کون سا حصہ بہتر ہے، جوانی یا بڑھاپا؟ زندگی کا کون سا زمانہ اچھا ہوتا ہے؟ جوانی کا! تو اللہ اور رسول کو کون سا

تحفہ دینا چاہتی ہو؟ جوانی کا یا بڑھاپے کا؟ شرم آنی چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے کہ اللہ اور رسول کے لئے کیا سوچا ہوا ہے کہ جب بڈھے ہوجائیں گے، آنکھوں پر گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، کمر جھک جائے گی، کوئی نانی اماں بن جائے گی، کوئی نانا ابا بن جائے گا اس وقت بڑھاپے میں خدا کو یاد کرنے کا سوچا ہوا ہے۔ بڑی ناشکری کی بات ہے۔ خدا نے ہم کو، آپ کو جو جوانی دی ہے اسے اللہ پر فدا کرو، شکلوں پر مت جاؤ، بت پرستی سے توبہ کرو، یہ فانی چیزیں ہیں۔ آپ نے دیکھا جو لڑکی سولہ سال کی ہے کبھی نانی بن جائے گی، گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، جھکی جھکی چلے گی، ایسے ہی لڑکوں کا بھی حال ہے۔ آج جو سولہ سال کے اٹھارہ سال کے اچھے لگتے ہیں کچھ دن کے بعد ان کے گال پچک جائیں گے، دانت باہر آجائیں گے، بال سفید ہوجائیں گے اور گیارہ نمبر کا چشمہ لگ جائے گا اور بڑے میاں ہوجائیں گے۔ اس پر میرا ایک شعر ہے۔

کمر جھک کے مثلِ کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا، کوئی نانی ہوئی

لہٰذا ظاہری حُسن پر مت جاؤ، اپنے اللہ کو یاد کرو، قبر میں جس وقت عذاب شروع ہوگا، گناہوں کے سارے مزے ناک کے راستے نکل جائیں گے۔ جلتی ہوئی دیا سلائی ہو یا گرم توا ہو، آپ اس پہ انگلی رکھیں تو پتہ چل جائے گا، نہایت بے فکری کی بات ہے کہ ہم عذاب سے نہ ڈریں۔ جبکہ خبر

دینے والا صادق اور امین ہے ،جس کی صداقت کی گواہی دشمن بھی دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس پر ایمان لاؤ، یقین کرو۔

معراج کے واقعات کی تفہیم ایک مثال سے

جیسے ایک مچھلی دریا سے باہر نکل کے دیکھ آئے کہ شکاری لوگ ہمیں شکار کرنے آئے ہیں۔ ان کے ساتھ جال بھی ہے اور چاقو چھری بھی ہیں۔ مچھلی جس نے یہ سب تماشا دیکھا اس نے واپس آ کر پانی میں موجود دوسری مچھلیوں کو سب بتادیا کہ دیکھو دریا کے باہر شکاری لوگ آئے ہیں، ذرا ہوشیار رہو۔ ان کے پاس تمہیں پھنسانے کے لئے جال بھی ہے اور چارہ بھی ہے، چھری اور چاقو بھی ہے۔ اگر تم ان کے جال میں چلی گئیں یا اُن کا چارہ کھا لیا تو وہ تمہیں پکڑ کر لے جائیں گے۔ پھر چاقو سے تمہاری بوٹیاں بنائیں گے، پھر تیل گرم کر کے تم کو آگ میں تلیں گے اور بتیس دانت تمہاری ایک ایک بوٹی کو کھائیں گے اور تمہاری ہڈیوں کو بلی کتے چبائیں گے۔ مچھلیاں کہتی ہیں کہ یہ ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے، چارہ کھاؤ اور عیش کرو، یہاں نہ کوئی جال نظر آرہا ہے نہ چھری چاقو ہے نہ شکاری ہیں ، نہ آگ ہے۔ مچھلیاں بے فکر ہوگئیں اور اسی بے فکری کے عالم میں وہ چارہ بھی کھا لیا جو شکاریوں نے کانٹے پر لگایا تھا۔ جب شکاری نے ان کو پکڑ کر باہر نکال لیا تب یقین آیا کہ وہ مچھلی

تو صحیح کہہ رہی تھی۔ شکاریوں نے ان مچھلیوں کو کاٹ کر بوٹیاں بنا دیں، پھر تیل پکا کر ان کے کباب بنا دیئے، ان کو پکار رہے ہیں پھر ان کو بتیس دانتوں سے چبایا، اس کے بعد بلیاں کتے ان کی ہڈیاں بھی چبا گئے۔ اب پتہ چلا کہ وہ مچھلی صحیح کہہ رہی تھی۔ لیکن اب ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر بغیر دیکھے بات مان لیتیں تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے چنانچہ جنہوں نے اس مچھلی کی بات مانی وہ محفوظ رہیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں آسمانوں کے اوپر جا کر عالم آخرت کو دیکھ آئے ہیں، آپ نے دوزخ کو دیکھا، جنت کو دیکھا، اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں۔ کافر بھی کہتے تھے کہ اَنْتَ صَدُوْقٌ اَمِیْنٌ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سچے اور بڑے امانت دار ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو۔ آپ کی بات نہ ماننا تباہی کو مول لینا ہے۔

میں نے سورۂ ملک کی جو آیت تلاوت کی ہے اس کی اب تفسیر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ بہت بابرکت، بڑا عظیم الشان ہے وہ جو سلطنت اور ملک کا حقیقی مالک ہے اور وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہر چیز پر اُس کو قدرت حاصل ہے، جس غریب کو چاہے امیر کردے اور جس امیر کو چاہے غریب کردے، صحت مند کو فالج گرا کر بالکل کمزور کردے اور عزت والے کو رُسوا کر کے

ذلیل کر دے اللہ تعالیٰ کو ایسی قدرت ہے کہ رات کو خیریت سے سویا صبح اس کے گردے میں پتھری ہوگئی، بلڈ کینسر ہوگیا، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں سب کچھ ہے۔

موت کی حیات پر تقدیم کی وجہ

آگے فرماتے ہیں اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو پہلے بیان فرمایا۔ میرے مرشد شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے۔ وہ میرے اُستاد بھی ہیں، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں پوچھتا ہوں کہ موت پہلے آتی ہے یا زندگی پہلے ملتی ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں کہ جب زندگی نہیں ہے تو موت کیسے آئے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی سے پہلے بیان کیا کہ دیکھو اپنی زندگی میں موت کو سامنے رکھنا ورنہ پردیس کی رنگینیوں میں پھنس کر تم آخرت کا وطن تباہ کردو گے۔ آج جو لوگ اپنی موت کو سامنے رکھتے ہیں اُن کی زندگی اللہ والی زندگی ہوتی ہے۔ مَرد بھی ولی اللہ بن جاتے ہیں، عورت بھی اللہ کی ولیہ بن جاتی ہے، رابعہ بصریہ کتنی بڑی ولی اللہ تھیں۔ بہت سی عورتیں بھی ولی اللہ گذری ہیں بلکہ بعض کی بزرگی مَردوں سے بھی بڑھ گئی۔ ایک اللہ والے بزرگ نے ایک باندی خریدی۔ اس باندی نے رات کو ایک بجے کھڑے ہوکر تہجد شروع کردی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا

کر رہی تھی کہ اے خدا! آپ کو مجھ سے جو محبت ہے اس محبت کے صدقہ میں میری دُعا کو قبول فرما لیجئے۔ اتنے میں وہ بزرگ بھی اُٹھ گئے، اُنہوں نے باندی کی دُعا سُن لی۔ شیخ نے پوچھا کہ اے لڑکی! تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ سے محبت ہے؟ تیرے پاس اس دعویٰ کی کیا دلیل ہے؟ باندی نے کہا دلیل یہ ہے کہ میرے رب نے مجھے وضو کرا کر اپنے حضور میں بلا لیا، یہی دلیل ہے محبت کی کہ آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو کر تہجد پڑھ رہی ہوں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا خَلَقَ الْمَوْتَ اللہ نے موت کو پیدا کیا وَالْحَيٰوةَ اور زندگی کو پیدا کیا۔ میرے شیخ نے فرمایا کہ اس میں بہت زبردست نصیحت ہے کہ ساری زندگی موت کو مت بھولنا۔ سورۂ ملک کی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے موت کو پیدا کیا اور زندگی کو بھی حالانکہ زندگی پہلے ملتی ہے، اس لئے عقلاً حیٰوۃ کو پہلے نازل ہونا چاہیے تھا کہ میں زندگی دیتا ہوں اس کے بعد موت دیتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ موت کو پہلے بیان فرما رہے ہیں۔ علماء کرام اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ موت کو اس لئے پہلے بیان کر دیا کہ جو زندہ لوگ موت کو بھول جائیں گے ان کی زندگی جانور سے بدتر ہو جائے گی۔ جو آخرت کی تیاری نہیں کریں گے وہ پاگلوں

کی طرح گناہوں کی طرف، سینما، وی سی آر، ننگی فلمیں، ویڈیو، ریڈیو اور خدا جانے آج کل کیا کیا خرافات ہیں ان میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا کہ موت کو پہلے بیان فرما دیا تاکہ آزمائیں کہ میرے بندے زندگی میں موت کو سامنے رکھتے ہیں یا نہیں، وطن آخرت کو سامنے رکھتے ہیں یا نہیں۔ جو زندگی موت کو سامنے رکھتی ہے وہ زندگی اللہ والی ہوجاتی ہے اور جو زندگی موت کو بھول جاتی ہے وہ زندگی شیطان والی ہوجاتی ہے۔

تو جس شخص کو گناہوں سے بچنے کی توفیق نہ ہو اور اس کا جی عبادت میں نہ لگے اور وہ گناہوں کو نہ چھوڑے اور اللہ کی عبادت نہ کرے تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ سے وہ بہت ہی دُور ہے۔ فکر کرو، پہلے زبردستی عبادت کراؤ، نفس پر جبر کرکے گناہ چھڑاؤ، نفس کو غلام بناؤ پھر اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کا خود مزہ دے گا۔

اللہ کی یاد میں دل لگانے کا طریقہ

میری ماؤں، بہنو، بیٹیو! اللہ تعالیٰ کی یاد میں پہلے بہ تکلف اپنے آپ کو لگاؤ، ذکر اللہ کی بہ تکلف عادت ڈالو، اس کے بعد عادت ہوجائے گی تو پھر نہیں چھوٹے گی جیسے پان کی عادت نہیں چھوٹتی، تمباکو کی عادت نہیں چھوٹتی۔ جس نے کبھی تمباکو نہ کھایا ہو اس کو کھلا دو تو اُلٹی ہوجائے گی لیکن جب عادت پڑ جاتی ہے تو جو لوگ پان تمباکو کھاتے ہیں

اگر نہیں پاتے تو پاگل کی طرح پوچھتے ہیں کہ ارے بھائی کہیں پان ملتا ہے؟ کہیں پان ملتا ہے؟ جب بُری چیز منہ کو لگ جاتی ہے تو نہیں چھوٹتی لہٰذا جب اللہ کے ذکر کی اچھی عادت پڑ جائے گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی یاد کے بغیر نیند بھی نہیں آئے گی۔ جو لوگ بغیر ذکر اللہ کے خراٹے مارتے ہیں یہ وہی غافلین ہیں جن کو ابھی تک اللہ کے نام کا مزہ نہیں ملا۔

جس طرح تمباکو کے عاشق پوچھتے ہیں کہ پان کہاں ملتا ہے۔ اسی طرح جو اللہ کے عاشق ہیں وہ بھی اللہ والوں سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کہاں ملتا ہے؟ کیسے ملتا ہے؟ پان کی محبت تو سمجھ میں آگئی، اللہ کی محبت کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟ اللہ کی محبت خوش نصیب عورتوں کو، خوش قسمت مردوں کو ملتی ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ اللہ کیسے ملتا ہے؟ اللہ تعالیٰ عبادت سے ملتا ہے، گناہ چھوڑنے سے ملتا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ بے پردہ بھی پھرتی رہو اور اللہ کی ولیہ بھی بن جاؤ۔

نظر بازوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا

لہٰذا مرد ہو یا عورت جو بھی گناہ کرتا ہے اس پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

﴿ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ ﴾

یہ حدیث شریف ہے، حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ لعنت کرے اُس مرد پر جو عورتوں کو دیکھتا ہے اور لعنت فرمائے

اُس عورت پر جو مُردوں کو دکھاتی ہے۔ برقعہ نہ اوڑھنے کے لئے گرمی کا بہانہ کرتی ہے لیکن شامی کباب اور بریانی سوئی گیس کے سامنے پکاتی ہے، اس وقت نہیں کہتی کہ گرمی لگ رہی ہے، صرف پیٹ میں کباب اور بریانی ٹھونسنے کے لالچ میں گرمی برداشت کرتی ہے، وہاں شکایت نہیں کرتی لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملہ میں بہانے چلتے ہیں۔ بتاؤ! ایسوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسے گی یا نہیں؟ مَردوں پر بھی لعنت برتی ہے اور اس عورت پر بھی جو بے پردہ پھرتی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا ہے۔ آج لوگ ولیوں اور پیروں کی بددُعا سے تو ڈرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا سے نہیں ڈرتے جن کی غلامی کے صدقہ میں بزرگی اور پیری ملتی ہے۔

لہٰذا جس وقت کسی حسین لڑکے یا لڑکی کو دیکھنے کا جی چاہے فوراً نبی کی لعنت کو یاد کرلو کہ ہم کیا کررہے ہیں، ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دُعا اپنے اُوپر لے رہے ہیں ۔ مجھے افسوس تو یہ ہے کہ جب انسان نفس کا غلام ہوجاتا ہے، تعلق مع اللہ کمزور ہوجاتا ہے تو ایسے پاگلوں کو خدا یاد بھی نہیں آتا۔

آنکھوں کا زِنا

بولئے صاحب! جس وقت کوئی حسین سامنے ہوتا ہے بخاری شریف کی حدیث یاد آتی ہے کہ زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ مَردوں کو، لڑکیوں اور

لڑکوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ یہ ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ کوئی لڑکی کسی لڑکے کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھے یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھے تو دونوں کا حکم یہ ہے کہ یہ آنکھوں کا زنا ہے اور زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ زبان کا زنا یہ ہے کہ کوئی لڑکا کسی لڑکی سے گپ شپ مار رہا ہے، اس کو اپنا دوست بنا رہا ہے، لیکن جب شہوت چڑھی ہو تو یہ حدیث کہاں یاد رہتی ہے کہ نامحرم سے شہوت سے بات کرنا زبان کا زنا ہے، اچھے اچھے دین داروں کو یاد نہیں رہتی۔ یہ دل کی سختی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کی کمی کی بات ہے، یہ شخص مخلص نہیں معلوم ہوتا، اگر اس کا ارادہ صحیح ہوتا، اللہ مُراد ہوتا تو فکر ہوتی کہ ہم یہ کیا کر رہے ہیں۔ ایسا شخص نفس کا غلام ہے، اللہ کا صحیح بندہ ابھی نہیں بنا ورنہ اس کو خدا ضرور یاد آتا کہ ہم یہ کیا کر رہے ہیں جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ میرا ایک اردو کا شعر سنئے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے یہ شعر خاص طور پر ان کے لئے ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

جب کوئی لڑکی کسی لڑکے کو یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ بے غیرت، بے حیا کیا کر رہا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ کسی نامحرم کو، کسی کی ماں بیٹی کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے،

ایسے ہی عورتوں کا مَردوں کو دیکھنا، لڑکیوں کا لڑکوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا یہ آنکھوں کا زنا ہے، ان سے بات چیت کرنا زبان کا زنا ہے لیکن نفس کیا کہتا ہے کہ ارے! چند دن عیش کرلو۔ ایسے لوگوں کو قبر میں جانے کے بعد پتہ چلے گا کہ اپنی زندگی کہاں ضائع کی ہے۔

بے حیائی کا جدید نام

آج تو تم اپنے کو ماڈرن کہہ کر اپنے اُوپر فخر کررہے ہو کہ ہماری لڑکی بڑی ماڈرن ہے، کالج میں فرسٹ آتی ہے، اخباروں میں اس کے فوٹو دیئے جارہے ہیں۔ حد ہے بے شرمی کی کہ اخباروں میں اس کے فوٹو بھی دیتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ مسلمان بھائی ہیں، حاجی صاحب ہیں، تسبیح ہر وقت ہاتھ میں ہے لیکن بیٹی اگر فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی تو اس کا نام اور اس کی تصویر اخباروں میں، ٹیلی ویژن میں دیتے ہیں۔ یہ کیسا اسلام ہے؟

پردہ کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آپ کی دو بیویاں، ہماری مائیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت عبد اللہ ابن اُمِ مکتوم نابینا صحابی تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا:

﴿ اِحْتَجِبَا ﴾

تم دونوں پردہ کرلو

ہماری دونوں ماؤں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

﴿ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی ﴾

کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ اَفَعَمْیَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ ﴾

(ترمذی ابواب الآداب ج ۲، ص ۱۰۳، مشکوٰۃ کتاب النکاح،
باب النظر الی المخطوبہ ج ۲ص ۲۶۹)

اے میری دونوں بیبیو! کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم بھی نہیں دیکھتی ہو۔ اللہ اکبر! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اندھے صحابی سے پردہ کروایا۔ جتنا گناہ مُردوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے ہوتا ہے، عورتوں کو بھی حرام ہے کہ غیر مَردوں کو دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی تین آزمائشیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾

اے عورتو اور مَردو! ایمان والو! سُن لو کہ ہم نے تمہیں سینما، وی سی آر اور عیش کے لئے نہیں بھیجا ہے، ہم نے تمہیں امتحان کے لئے بھیجا ہے۔

﴿ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾

تاکہ خدا تمہیں آزمائے کہ تم اپنی مرضی پر چلتے ہو یا اللہ کی مرضی، اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گذارتے ہو۔

علامہ آلوسی السید محمود بغدادی نے روح المعانی میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ نبوت سے جن پر قرآن نازل ہوا اس آیت کی تین تفسیر نقل فرمائی۔ اے میری ماؤں بہنو، غور سے سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ﴾

تا کہ خدا تمہیں آزمائے، مَردوں کو بھی عورتوں کو بھی کہ کون ہے جو اچھے عمل کرتا ہے اور کون ہے جو نفس اور شیطان کی مانتا ہے اور گناہ گار زندگی، غفلت کی زندگی گذارتا ہے۔ اب اِس آیت کی آپ لوگ تفسیر سنئے:

عقل وفہم کی آزمائش

(۱) اَحْسَنُ عَمَلاً کی تفسیر اوّل کیا ہے؟

﴿ اَیْ لِيَبْلُوَكُمْ اَتَمُّ عَقْلاً وَّفَهْمًا ﴾

تا کہ اللہ تعالیٰ تم کو آزمائے، تا کہ خدا تمہارا امتحان لے کہ تم میں کون عقلمند ہے اور کون گدھا ہے، اس کو سمجھ لو کہ اللہ آزمانا چاہتا ہے کہ تم میں کون سے مَرد کون سی عورتیں عقلمند ہیں اور کون سے مَرد کون سی عورتیں گدھے اور کتوں کی طرح زندگی گذار رہے ہیں کیوں کہ جو اللہ کی مرضی پر نہیں چلتا، شیطان کی مرضی پر چلتا ہے گناہوں سے نہیں بچتا، وہ کیا ہے؟ آپ لوگ بتائیے کہ جو اللہ کے حکم پر نہیں چلتا وہ عقلمند ہے یا بے وقوف؟ اصلی بے وقوف ہے۔ اس کو خوب سمجھ لو۔

پرہیزگاری وتقویٰ کی آزمائش

(۲) دوسری تفسیر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمائی:

﴿ اَیْ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَوْرَعُ عَنْ مَّحَارِمِ اللہِ تَعَالٰی شَانُہٗ ﴾

یعنی اللہ تم کو آزمانا چاہتا ہے کہ کون ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی باتوں سے اور اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتا ہے، احتیاط اور تقویٰ سے رہتا ہے، پرہیزگاری سے رہتا ہے۔ مرد ہو یا عورت ہو اس آزمائش کے لئے اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ سعید انسان وہ ہے جو امتحان کے زمانے میں امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ عیش جنت میں کرنا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔ جنت میں عیش کریں گے۔ دُنیا تو امتحان کی جگہ ہے۔ دُنیا کو جنت بنانے کی کوشش نہ کرو۔ سانڈ کی طرح، جانوروں کی طرح آنکھوں کو کانوں کو استعمال کر رہے ہو، یہ جنت لینے کا ڈھنگ ہے؟ دیکھو قرآن کیا اعلان کرتا ہے؟ نافرمانی میں جس کو موت آئے گی اس کا چہرہ بھی کالا کر دیا جائے گا۔ یَوْمَ تَبْیَضُّ الْوُجُوْہُ. نیک بندوں کے چہرے روشن ہوں گے، چمک دار ہوں گے اور گناہ گاروں کے چہرے کالے ہو جائیں گے جیسے چڑیا خانے میں لنگور دیکھتے ہو۔ خدا ہم سب کو منہ کالا ہونے سے بچائے۔

طاعت الٰہی کی آزمائش

(۳) تیسری تفسیر کیا ہے؟

﴿ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَسْرَعُ اِلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴾

اے مردو اور عورتو! اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کون سرگرم ہے، کون شوق سے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتا ہے جیسے نماز کا وقت آگیا تو نماز کی طرف دوڑتا ہے، رمضان شریف کا زمانہ آگیا تو روزہ رکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے، عورتیں سامنے آگئیں نظر کو بچالیا، مرد سامنے آگئے تو عورتیں بھی نظر کو نیچی کرلیں۔ جھوٹ اور غیبت سے بچیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اور فرماں برداری میں پیش پیش رہیں۔

اسماءِ عزیز اور غفور ساتھ نازل ہونے کا راز

بس ایک آیت اور ہے:

﴿ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴾

اللہ تعالیٰ عزیز اور غفور ہیں

عزیز معنی زبردست طاقت والا اور غفور معنی بخشنے والا، معاف کرنے والا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی تم لوگ قدر کرو۔ کیونکہ طاقت والا جب کسی کو معاف کرتا ہے تو قدر ہوتی ہے۔ ایک آدمی کمزور ہے، ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے، وہ کسی کو کہہ دے کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کردیا تو جس کو معاف کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میاں تم میں طاقت بھی ہے بدلہ لینے کی؟ تم میرا کیا کرلوگے؟ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں زبردست طاقت والا ہوں، میں جس عذاب میں چاہوں تم کو مبتلا کردوں، چاہوں تو تمہیں کتا سور

بنادوں اور جس مرض میں چاہوں مبتلا کردوں۔ پس میں اگر تمہارے جرم کو معاف کردوں تو تم میرا شکریہ ادا کرو۔ یہ آیات کی تفسیر ہوگئی۔

عورتوں کے لئے کچھ نصیحتیں

اب چند باتیں جلدی جلدی پیش کر رہا ہوں۔ اِس کو غور سے سُن لو کیونکہ اب مضمون ختم ہو رہا ہے اور ہماری تقریر کی گاڑی اب اسٹیشن کے قریب پہنچ رہی ہے لہٰذا عورتوں کے لئے کچھ نصیحتیں پیش کر رہا ہوں:

شوہر کو راضی رکھنا

(۱) شوہر کو ناراض مت کرو، اس کے ساتھ بدتمیزی سے زبان مت کھولو ورنہ تمہارا سارا حج، ساری عبادت بے کار ہوجائے گی۔ حدیث پاک میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اُس کا دل دُکھا دے، اُس کے بلانے پر نہ آئے اور شوہر ناراض ہو کر سو جائے تو ساری رات اُس عورت پر لعنت برستی ہے۔ اِس لئے شوہر کو ناراض مت کرو کبھی غلطی ہوجائے تو معافی مانگ لو اور اس کو راضی کرلو ورنہ رات بھر تم تسبیح پڑھتی رہو تو قبول نہ ہوگی، بعض وقت بیوی دیکھتی ہے کہ شوہر تسبیح پڑھ رہا ہے تو وہ بھی تسبیح نکالتی ہے موٹے دانے کی۔ کہتی ہے کہ تم کیا ناراض ہو، میں بھی تسبیح ماروں گی، ایسا دانہ پڑھوں گی کہ تمہارے ہوش اُڑ جائیں گے۔ تم بڑے پیر صوفی بنتے ہو۔ ایسے موٹے موٹے دانے کی تسبیح اُلٹی پڑھوں گی کہ رونے کے لئے آنسو

بھی نہیں ملیں گے۔ یہ آج کل مقابلہ چل رہا ہے۔ سوچ لو ایسی باتوں سے شوہر کو ناراض کرنے سے رات بھر لعنت برستی ہے لہٰذا بیویوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کو راضی کر لیں، معافی مانگ لیں۔

ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں

(۲) اپنے ماں باپ کے یہاں جا کر اپنے شوہر کی شکایت مت کرو۔ اگر ماں باپ پوچھیں کہ تمہارا شوہر کیا تمہارے کپڑے بناتا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ چیتھڑے بنا دیتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لئے جوتی لاتا ہے تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ لیتڑے لے آتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لئے اچھے اچھے خوبصورت کچھ برتن لایا ہے تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ ٹھیکرے لایا ہے۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ علیہ کے وعظ میں سے میں نے انتخاب کیا ہے کہ عورتوں کے اندر ناشکری کا مرض ہوتا ہے اور ناشکری بہت خطرناک چیز ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں شوہر کی ناشکری کرنے کی وجہ سے اور اُس کی دی ہوئی چیز میں عیب نکالنے سے جہنم میں جائیں گی۔ تم راضی رہو۔ انشاء اللہ پھر دیکھو جنت میں تمہیں کیا درجہ ملتا ہے۔

شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں

(۳) شوہر کی ناقدری مت کرو، اُس کی احسان مند اور شکر گذار رہو۔ شوہر کا جیسا گھر ہو، جیسا وہ کھلائے جیسا پلائے، جیسا پہنائے شکر ادا کرو

کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ماں باپ سے جا کر کہو کہ الحمد للہ ہم بہت آرام سے ہیں۔ بلا وجہ ماں باپ سے کہہ کر اُن کا دل دُکھاتا ہے۔ اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو ماں باپ سے مت کہو، دو رکعت صلوٰۃِ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے روؤ اور میں آپ لوگوں کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔

شوہر کا دل نرم کرنے کا وظیفہ

(۴) اگر شوہر تمہیں ستاتا ہے، غصہ والا ہے، ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ لگاتا ہے تو ماں باپ سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ ماں باپ مقدمہ کردیں گے، طلاق کی نوبت آجائے گی، تمہارا گھر برباد ہوجائے گا، بچے بھی چھوٹ جائیں گے۔ لہٰذا میں آپ کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کرلو اور جب ہنڈیا پکاؤ تو اسی پانی سے پکاؤ اور پینے کے پانی پر بھی دَم کردو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سارا گھر شانِ رحمت والا ہوجائے گا، غصہ کی بیماری نکل جائے گی۔

جدہ سے میرے پاس ایک خط آیا کہ میری بیوی سے لڑائی ہے بچوں سے بھی لڑائی ہے، سب کو غصہ کا مرض ہے۔ میں نے یہی لکھ دیا کہ جب دسترخوان بچھاؤ تو کھانے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ دیا کرو۔ ایک مہینے کے بعد جدہ سے خط آیا کہ جب سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کھانے پینے پر دَم کرکے ہم لوگ کھا رہے ہیں

سب کا غصہ ٹھیک ہوگیا، سب میں رحمت کا مادہ آ گیا۔ رَحمٰن، رَحِیم کے نام سے رحمت کا ظہور ہو گیا، دل میں شانِ رحمت غالب ہو گئی لہٰذا اگر آپ چاہتی ہیں کہ میرا شوہر رحم دل ہو جائے اور میرے بچوں پر بھی رحم کرے، غصہ کی بیماری نکل جائے تو یہ وظیفہ سات مرتبہ، تینوں وقت ناشتہ پر بھی کھانے پر بھی اور رات کو بھی کھانے پر پڑھو، پھر دیکھو ان شاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش ہوجائے گی۔ دوسرا وظیفہ شوہر کے سامنے یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ یہ چار نام دل دل میں پڑھتی رہو اور کھانے پینے پر بھی دَم کردو۔ جب شوہر پانی مانگے تو اس پانی پر ۷ مرتبہ یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ دَم کرکے اپنے شوہر کو پلاؤ۔ اگر ساس ستا رہی ہو تو ساس کو بھی پلاؤ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کے بھی اور یہ وظیفہ بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ ساس بیٹی کی طرح تمہیں ماننے لگے گی۔

ساس سے بنا کے رکھنا عقلمندی ہے

(۵) لیکن تھوڑا سا یہ بھی خیال رکھو کہ ساس سے لڑو مت ورنہ پھر سوچ لو کہ تمہیں بھی ساس بننا ہے۔ اگر آج ساس سے لڑو گی تو کل تمہاری بہو تم سے لڑے گی۔ ساس نے تمہارے شوہر کو پالا ہے، پندرہ بیس سال پرورش کی ہے، اب اگر تم اُس کی بیوی ہو تو اس کے یہ معنی تھوڑی ہیں کہ تم ہر وقت شوہر کے کان میں کانا پھوسی کرو اور ماں باپ

کی محبت کم کر دو۔ نہیں! ماں باپ کی محبت زیادہ بڑھاؤ، اپنے شوہروں کو سمجھاؤ کہ ماں باپ کی عزت کریں، ان کا خیال رکھیں۔ حدیث پاک میں ہے جو اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اس کے چھوٹے بھی اس کا ادب کرتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کرلو تو تمہارے چھوٹے بھی تمہارا ادب کریں گے۔ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو۔ ساس میں مان لو غصہ ہے، ہر وقت تڑ تڑ کرتی رہتی ہے تو دستر خوان پر ساس کو جو کھانا کھلاؤ سات مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو۔ پانی پر بھی پڑھو، گرمی کا مہینہ ہے تو فریج میں دم کر کے رکھ دو مگر ساس کے سامنے نہ پڑھو ورنہ ساس دیکھے گی کہ کچھ پڑھ کے دم کر رہی ہے تو فوراً ایک ڈنڈا اور لگائے گی اور کہے گی کہ ارے یہ کم بخت جادو بھی کر رہی ہے تم تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو گی مگر شیطان بدگمانی ڈالے گا کہ دیکھو جادو کر رہی ہے اس لئے جب ساس استنجا خانے چلی جائے یعنی جب ساس نہ دیکھ رہی ہو اس وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات مرتبہ یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ سات مرتبہ بہت سے پانی پر جلدی سے دم کرلو اور اس پانی کو فریج میں رکھ دو۔ ساس کو جب پیاس لگے اس کو وہی پانی پلاؤ۔ اُس کو مت بتاؤ کہ ہم نے کچھ دم کیا ہے اور شوہر سے بھی چھپا کے اِس کو پڑھو ورنہ شوہر کو بھی شبہ ہو جائے گا کہ کوئی جادو گرنی ہے، پتہ نہیں ہونٹ ہلا ہلا کے یہ کیا پڑھ رہی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ اللہ کے نام ہیں ۔ یقین سے کہتا ہوں کہ جن کے شوہر ظلم کر رہے تھے اس کی برکت سے آج وہ پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔

بہشتی زیور کے ساتویں حصہ کا مطالعہ

(۶) اور بہشتی زیور کا ساتواں حصہ گجراتی زبان میں ہو، انگلش میں ہو، اردو میں ہو، اس کو آپ پڑھیں بار بار، مرد بھی پڑھیں اور عورتیں بھی۔ اس سے اخلاق درست ہوں گے اس میں اصلاح اخلاق کی باتیں ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد نفع ہوگا۔

فضول خرچی نہ کریں

(۷) اور ساتویں نصیحت یہ ہے کہ اسراف اور فضول خرچی مت کرو۔ ایک بلب کی ضرورت ہے اور دس بلب جلا رکھے ہیں۔ کھانا ضرورت سے زیادہ پکا لیا بعد میں اُس کو پھینک رہی ہیں اور کھانا کوڑے خانے میں جا رہا ہے، سخت بے ادبی اور ناشکری ہے۔ ناشکری سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ اس کا خیال رکھو کہ فضول خرچی نہ ہونے پائے۔ شوہر کے مال کو اعتدال سے اور ضرورت پر خرچ کرو۔

شوہر سے زیادہ فرمائش نہ کریں

(۸) اور آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ کہیں شادی بیاہ ہو تو شوہر سے یہ

مت کہو کہ نیا جوڑا بناؤ کیونکہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوئیں تو اب بتاؤ ہر شادی پر شوہر نیا جوڑا لائے؟ بے چارے پر کتنا بوجھ پڑے گا۔ کہاں سے اتنے رین لائے گا۔ اگر رین ہیں بھی اور مان لو شوہر مال دار ہے تو بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ شریعت کا حکم ہے، اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ اپنے کو بنا سنوار کے گھروں سے مت نکلو کہ جس سے بے پردگی ہو جس طرح زمانۂ جاہلیت میں عورتیں پھرا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾

تم قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو جیسے جاہلیت میں بے پردہ عورتوں کا شعار تھا لہٰذا تم جاہلوں کی طرح اپنے کو بنا سجا کے باہر مت نکلو، شادی بیاہ میں سادے کپڑے پہن کے جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ جو پرانے استعمال کے رکھے ہوئے ہیں اُن کو پہن کر جاؤ۔ نیا نیا جوڑا غیر مردوں میں پہن کر نکلنا حرام ہے، گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ نے دس دس جوڑے دیے ہوئے ہیں، پورا بکس بھرا ہوا ہے لیکن جہاں شادی میں جانا ہوا اب شوہر کی ٹانگ کھینچ رہی ہیں کہ لاؤ نیا جوڑا، ہم نیا جوڑا پہن کر جائیں گے تا کہ عورتوں میں ہماری ایک شان معلوم ہو۔ ارے شان کپڑوں سے نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں ہے۔ عزت والا بندہ وہ ہے جس سے خدا راضی ہو۔ عزت والی بندی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ دیکھو علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

کا شعر مجھے یاد آگیا۔ اتنے بڑے بزرگ فرماتے ہیں ؎

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

میری ماں بہنو، بیٹیو سُن لو! اس کو سوچو کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگے گی۔ ذرا اچھے کپڑے پہن لئے، چلو کچھ عورتوں نے تمہاری تعریف بھی کر دی کہ اری بہن بڑے اچھے کپڑے پہن کر آئی ہو بس آپ پھول کر کُپّا ہو گئیں۔ بندیوں کی تعریف سے تمہیں خوشی ہو جائے اور اس کی فکر نہ ہو کہ اللہ کی نظر میں میں کیسی ہوں جبکہ شان دکھانے کے لئے لباس پہننا اللہ کو ناپسند ہے۔ دیکھو ایک لڑکی کو جس کی شادی ہونے والی تھی اُس کی سہیلیوں نے سجایا پھر سب لڑکیوں نے کہا کہ اے بہن آج تم بڑی حسین معلوم ہوتی ہو تو وہ لڑکی رونے لگی کہ تمہاری تعریف سے کیا ہوگا؟ جب میں بیاہ کے جاؤں گی اور میرا شوہر مجھے دیکھ کر خوش ہو جائے گا تب خوشی مناؤں گی۔ اس واقعہ کو سُن کر اللہ کے ایک ولی رونے لگے کہ اے دُنیا والو! تم میری کتنی تعریف کرو لیکن اس تعریف سے میرا کوئی فائدہ نہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب ہم سے خوش ہو جائیں تو سمجھ لو آج ہماری قیمت ہے۔ انسانوں کی تعریفوں کے چکروں میں کیا پڑی ہوئی ہو۔ لہٰذا حکم شریعت کا سُن لو کہ بالکل سادے لباس میں جاؤ، استعمال کیا ہوا لباس دوبارہ پہننا خلافِ شان

نہیں ہے۔ شاندار لباس پہن کر جانا جہاں غیر مَردوں کی نظر پڑ جائے یہ غیرت کے بھی خلاف ہے، احتیاط کے بھی خلاف ہے۔ خصوصاً نئے جوڑے کی فرمائش کرنا یہ شوہر پر ظلم ہے کہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوتی ہیں تو ابھی بیس جوڑے تو تمہارے بکس میں رکھے ہوئے ہیں لیکن چار جوڑے اور لائے نئے نئے۔ اگر مولوی ہے اور ایک ہزار رین تنخواہ پاتا ہے، پھر تو اس بے چارے کی شامت ہی آ جائے گی۔ مولویوں کی بیویوں کو تو اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

مال کا صحیح مصرف

لیکن اگر شوہر مالدار ہے، تاجر ہے تو یہی پیسہ غریبوں کو دے دو، کسی غریب لڑکی کی شادی میں لگا دو، غریبوں کی مدد کرو، خیرات کر دو، کسی مسجد میں لگا دو، مدرسہ میں لگا دو، کوئی مولوی بے چارہ ہے اس کی بیٹی کی شادی ہے، ایک ہزار رین تنخواہ ہے، اس عالم کی مدد کرو۔ یہ پیسہ تمہارے کام آئے گا۔ یہ تمہاری کرنسی اور زرِ مبادلہ ٹرانسفر ہو جائے گا، قیامت کے دن اس کا تمہیں انعام مل جائے گا۔ جب حج کرنے جاتے ہو تو ریالوں کی فکر ہوتی ہے یا نہیں؟ زرِمبادلہ یعنی فارن ایکسچنج کی فکر ہوتی ہے یا نہیں؟ پس جب مَر کے اللہ کے یہاں جانا ہے وہاں ہمیں کرنسی چاہیے۔ اس وقت یہ غریبوں کی مدد کام آئے گی۔ خوب کرنسی ٹرانسفر کرلو خصوصاً عالموں کی بیٹیوں کی شادی میں خاص خیال رکھو

کیونکہ علماء کی تنخواہیں ہر جگہ کم ہیں، یہاں بھی کم ہیں، ایک ہزار رین عالم کی تنخواہ ہے۔ بتاؤ ساڑھے تین سو کرایہ میں نکل گیا تو اب اس کے پاس کتنا رہ گیا۔ بتاؤ ساڑھے چھ سو میں اپنی بیٹیوں کی شادی کیسے کرے گا اور اپنا مکان کیسے بنائے گا۔ تو اللہ نے آپ کو اگر دیا ہے تو اپنے محلہ کی مسجد کے علماء کی مدد کرو۔ اگر آج جنوبی افریقہ والے صرف اپنے اپنے محلّہ کے علماء کی بیٹیوں کی شادی کرا دیں اور ان کے لئے اپنا ہدیہ، تحفہ دے دیں کہ وہ ایک مکان بنالیں تو دیکھو جنت، ان شاء اللہ تعالیٰ کیسے ملتی ہے۔ آج میں دیکھتا ہوں کہ علماء بے چارے ایک ہزار رین پا رہے ہیں اور سیٹھ صاحب کا دس ہزار رین میں بھی کام نہیں چل رہا۔ کہتے ہیں مولانا کوئی دُعا دیجئے برکت کی، مال دار ہونے کی اور آمدنی بیس ہزار رین ہے پھر بھی ان کا کام نہیں چل رہا ہے اور مولوی بے چارہ ایک ہزار رین سے اگر کوئی پانچ سو رین بڑھانے کی فرمائش کر دے تو کمیٹی میں شور مچ جاتا ہے۔ ان کمیٹی والوں سے پوچھو کہ تمہارا ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟ اس لئے میری ماں بہنو بیٹیو! میں بتا رہا ہوں کہ اگر اللہ نے تمہیں زیادہ دیا ہے تب بھی شادی وغیرہ میں نئے نئے جوڑے کی فرمائش مت کرو۔ یہی پیسہ تم اللہ کے لئے خرچ کردو اور جو تمہاری مسجد کے امام ہوں، موذن ہوں، علماء دین ہوں ان کی بیٹیوں کی شادی میں حصہ لو، ان کے مکان بنانے کی فکر کرو۔

بغیر نکاح لڑکی کا منگیتر سے ملنا جلنا حرام ہے

(۹) یہاں آ کر یہ معلوم ہوکر بہت سخت صدمہ ہوا کہ رشتہ طے ہوجانے کے بعد نکاح ہوئے بغیر منگیتر کو اپنی بیٹی کے سامنے کردیتے ہیں، اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے اور گھومنے پھرنے کو بھیج دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ رشتہ طے ہوجانے کے بعد جائز نہیں ہے کہ جب تک نکاح نہ ہو جائے تو ہونے والا داماد گھر میں گھسے۔ جب تک نکاح نہیں ہوجاتا وہ نامحرم ہے اور اس کے سامنے اپنی بیٹی کو پیش کرنا حرام ہے، گناہ کبیرہ ہے اور بے غیرتی بھی ہے۔ اگر آپ کو فکر ہے تو نکاح کردو۔ دو منٹ میں نکاح ہوجائے گا۔ نکاح کے بعد اب اپنی بیٹی کو سامنے بھیجو۔ خالی رشتہ طے ہونے کے بعد کوئی شخص اپنی بیٹی سے ہونے والے داماد کو چائے نہیں بھیج سکتا، اس کے سامنے بے پردہ نہیں کرسکتا۔ لیکن میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ رشتہ طے ہوگیا، ابھی نکاح نہیں ہوا اور بیٹیاں اس کے سامنے آرہی ہیں اور چائے بھی لے جارہی ہیں اور غپ شپ بھی لگ رہی ہے، تنہائی میں باتیں بھی ہورہی ہیں بلکہ غضب ہے کہ اس کے ساتھ تنہا سفر پر بھی جارہی ہیں۔ کیا یہ گناہ کبیرہ نہیں ہے؟ یہ اللہ کے غضب کو خریدنا نہیں ہے؟ یہی وجہ ہے کہ آج جس کو دیکھو پریشان ہے، ہر طرف پریشانی ہی پریشانی ہے، مال بہت ہے، سکون نہیں ہے۔ دُنیا میں گناہوں سے عیش حاصل کرنے والے اور

اللہ کی نافرمانی کرنے والے مَرد اور عورت ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ گناہ سے کسی کو سکون اور چین نہیں ملتا، چین اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾

دِلوں کا اطمینان صرف اللہ کی یاد میں ہے

پس اے ایمان والو! مَرد ہو یا عورت، صرف اللہ ہی کی یاد سے تمہارے دل کو چین ملے گا، اطمینان ملے گا۔ وی سی آر، سینما، مَردوں کے سامنے بے پردہ پھرنا، اپنی بیٹیوں کو کالجوں میں پہنچانا اور ان کا عیسائی لڑکوں کے ساتھ ہنسنا بولنا، یہ سب عذاب ہے، کسی کو چین نہیں ہے، نہ لڑکے چین سے ہیں نہ لڑکیاں چین سے ہیں۔ آپ دیکھئے! طرح طرح کی بیماریاں، طرح طرح کی پریشانیاں موجود ہیں۔ اللہ پاک کو ناراض کر کے اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ میں بھیجنا اس سے بڑھ کر ہماری کیا بداخلاقی ہوگی۔ اگر خود تو حج کر کے جن امّاں بن گئیں اور ابا صاحب حاجی ابا بن گئے اور تسبیح بھی خوب چل رہی ہے مگر اولاد وی سی آر اور ٹیلی ویژن پر ننگی فلمیں دیکھ رہی ہے کہ لڑکا جس لڑکی کے ساتھ اور لڑکی جس لڑکے کے ساتھ چاہتی ہے چلی جاتی ہے، ہوٹلوں میں کھانا کھا رہی ہے، پارکوں میں جا رہی ہے، طرح طرح کی بے پردگی کے عذاب میں مبتلا ہے اور سب سے بڑا رونا تو یہ ہے کہ

ابھی صرف منگنی ہوئی ہے یعنی شادی کی بات چیت ہوئی ہے، نکاح نہیں ہوا اور اس لڑکے کو اپنی بیٹی کے سامنے کرتے ہیں اور بات چیت کی اور اس کے گھومنے پھرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اب بتایئے! یہ کتنا بڑا گناہ ہے، حرام ہے کہ کسی کی بیٹی اور بہن کو نکاح کے بغیر غیر آدمی دیکھ رہا ہے۔ اس کو گھر بلانا، اپنی بیٹی کو اس کے پاس چائے دے کر بھیجنا اور اس سے بات چیت کرنا کتنا بڑا جرم ہے، اگر آپ کو جلدی ہے تو ایک مولوی کو بلالو، نکاح کردو، رخصتی چاہے دو سال بعد کرو۔ اگر آپ کے پاس زیور کپڑے ابھی نہیں ہیں اور معاشرہ کا خوف ہے، مخلوق کا خوف ہے تو رخصتی بعد میں کرلو ورنہ اگر اللہ کا خوف ہوتا تو سادگی سے سنت کے مطابق ایک جوڑے میں رخصت کردیتے۔ بہر حال نکاح فوراً کردو تاکہ آپ کی بیٹی کا اس لڑکے کے سامنے آنا درست ہوجائے، ساتھ رہنا اور گھومنا پھرنا، ملنا جلنا سب درست ہوجائے کیونکہ نکاح کے بعد وہ اس کی بیوی ہوجائے گی۔ پاکستان میں بھی یہی وبا چل رہی ہے۔ بہت سے لڑکوں نے مجھ سے پوچھا کہ میری ہونے والی ساس اور ہونے والے سسر مجھے بلا رہے ہیں کہ آؤ ہمارے گھر میں دعوت کھاؤ، ہماری لڑکی سے بات چیت کرو، میں نے مسئلہ بتا دیا کہ یہ شرعاً حرام ہے۔ جب تک نکاح نہ ہوجائے اس لڑکی سے بات چیت کرنا اس کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا گناہ کبیرہ ہے،

حرام ہے اور اللہ کے غضب کا راستہ ہے۔

ان نافرمانیوں کی وجہ سے آج چین نہیں ہے، جدھر دیکھو بے چینی ہی بے چینی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ غریب لوگ جن کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی تھی اُن کے لڑکے جوان ہو کر بھی کوئی فکر نہیں کرتے تھے۔ رزق میں اللہ نے ایسی برکت دی تھی کہ بیس بیس سال پچیس پچیس سال کے جوان کبڈی کھیلتے تھے۔ آج ہر آدمی کما رہا ہے مگر خرچہ پورا نہیں ہو رہا، میرا آنکھوں دیکھا حال ہے کہ چند بیگھا زمین ہے اور بس اور جناب جوان جوان بیٹے کبڈی کھیل رہے ہیں۔ ایسی برکت ہوتی تھی کہ اسی چند بیگھا میں بھینس بھی ہے، گائے بھی ہے دودھ بھی پی رہے ہیں، دہی بھی کھا رہے ہیں اور آج گھر گھر کا ایک ایک لڑکا کما رہا ہے مگر چین نہیں ہے۔ ساری دُنیا سے چین چھنا ہوا ہے۔ چین تو اللہ کے قبضہ میں ہے۔ جو اللہ کو خوش رکھتا ہے اس کو اللہ بھی خوش رکھتا ہے، اللہ کو جو ناراض رکھتا ہے خدا بھی اس کے دل کو پریشان رکھتا ہے۔ سوچ لو اس کو۔

بلا ضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں

(۱۰) اب ایک بات اور سُن لو کہ عورتیں بلا ضرورت غیر مَردوں سے بات نہ کریں نہ بلا ضرورت اپنی آواز کو غیر مَردوں کو سنائیں، نہ اتنا زور سے بولیں کہ محلّے والے تک سُن لیں۔ اگر ضرورت سے نامحرم سے

بات کرنا ہو تو نرم آواز میں بات نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے لئے آیت نازل ہوئی:

﴿ فلا تخضعن بالقول ﴾

اے نبی کی بیویو! بولنے میں تم نرم آواز سے بات نہ کرو۔

یعنی اگر بہ ضرورت نامحرم مرد سے بات کرنا پڑے تو اپنی فطری نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو تکلف سے بھاری کرلو یعنی فطری انداز کو بدل کر گفتگو کرو اور صحابہ کو حکم ہو رہا ہے کہ اگر نبی کی بیبیوں سے تم کوئی بات پوچھو تو پردہ کے باہر سے پوچھو یہ نہیں کہ اندر منہ ڈال دیا جیسے آج کل لڑکیوں کے مدرسہ میں مہتمم صاحب دروازے کے اندر منہ ڈال کر لڑکیوں سے بات کر رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ سے فرما رہے ہیں:

﴿ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ (احزاب) ﴾

اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو مثلاً کوئی سودا سلف لانا ہے یا کوئی اور ضرورت کی بات پوچھنی ہے تو پردے کے باہر سے پوچھو۔

میں نے لڑکیوں کے مدرسہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مہتمم صاحب پردہ کے اندر منہ ڈال کر لڑکیوں کو خوب دیکھ رہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا یہ لڑکیاں آپ کی نامحرم نہیں ہیں، کیا ان سے پردہ فرض نہیں ہے؟ پرنسپل ہونے کے کیا

یہ معنیٰ ہیں کہ لڑکیوں سے بے پردہ باتیں شروع کر دو۔

مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسۃ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دارالاقامہ قائم نہ کیا جائے۔ اس میں بڑے فتنے ہیں۔ لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

(۲) معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں۔ مَرد معلمین پردہ سے بھی تعلیم نہ دیں۔ اس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

(۳) خواتین اُستانیوں سے مہتمم پردہ سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہ راست نہ دے، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے اُستانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے۔ اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مَرد اُستاد کے براہ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں اِبتلا کا اندیشہ ہے۔

(۴) کوشش کی جائے کہ ۵ سال سے ۹ سال تک کی عمر کی طالبات کو ناظرہ قرآن پاک، حفظ قرآن پاک اور تعلیم الاسلام کے ۴ حصے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں مگر شرعی پردہ کا سخت اہتمام ضروری ہے ورنہ لڑکیوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن پاک،

بہشتی زیور، حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

(۵) عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق و آداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش اُن کے لئے ہو ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دیندار ہونے کی شرط ضروری ہے خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

(۶) پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی مثلاً بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافتِ حالِ تعلیمی یا دریافتِ حالِ انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کرو، دوسروں کے نفع کے لئے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔ مخلوق کے نفع کے لئے لڑکیوں یا عورتوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہو گئے۔ لہٰذا سلامتی کی راہ یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دُوری رہے۔

ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم

(۱) دوسرا ضروری مسئلہ یہ بتانا ہے کہ جو عورتیں ناخن پالش استعمال کرتی ہیں تو جب تک وہ پالش نہیں چھوٹے گی نماز نہیں ہوگی کیونکہ اس کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب تک ہونٹوں سے لپ اسٹک نہیں چھوٹے گی وضو نہیں ہوگا۔ لہٰذا خوب سوچ لو اور ایسے پالش کو نالش

کردو، ایسے پالش پر لعنت بھیجو، اگر دل چاہتا ہے تو ناخن پر مہندی لگا لو ورنہ ناخن پالش سے وضو نہیں ہوسکتا۔ خوب سمجھ لو!

میری ماؤں، بہنو، بیٹیو! خدا کے لئے اپنی جانوں پر رحم کرو، دوزخ کے عذاب سے اپنے کو بچاؤ، کسی وقت بھی اللہ بلا سکتا ہے، موت آنی ہے، ایک نہ ایک دن سب کو قبرستان جانا ہے لہٰذا ناخن پالش اور ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے سے بچو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو عورتیں پالش لگاتی ہیں تو پھر اس پالش کو چھڑاتی نہیں ہیں، اسی پر وضو کرلیتی ہیں لہٰذا وضو ہوتا ہی نہیں جس کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہوتی۔

عورتوں کا بال کٹوانا موجبِ لعنت ہے

(۱۲) اسی طرح آج کل بعض لڑکیاں مَردوں کی طرح بالوں کو کٹوا رہی ہیں، پٹے رکھ رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت مَردوں کی شکل بنائے یا مَردوں کے جیسا لباس پہنے، اُس پر خدا کی لعنت ہو اور جو مَرد عورت کی شکل بنائے اُس پر بھی لعنت ہو۔ یہ بارہ نمبر ہوگئے۔

عورتیں پنڈلیاں اور ٹخنے چھپائیں

(۱۳) اب تیرھواں نمبر سنو! عورتوں کو پنڈلی کھولنا حرام ہے۔ آج کل لڑکیاں کرتا تو لمبا پہن رہی ہیں لیکن پنڈلیاں کھلی رکھتی ہیں حالانکہ عورتوں کا تو ٹخنہ بھی چھپنا چاہیے۔ مردوں کے لئے ٹخنہ کھولنا واجب ہے

اور ٹخنہ چھپانا حرام ہے اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنا ٹخنہ چھپائے رکھیں چنانچہ جن کی پنڈلیاں کھلی ہیں سب اللہ تعالیٰ کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ خدا کا عذاب کسی وقت پڑ سکتا ہے۔

شوہر کے بھائی سے پردہ کا حکم

(۱۴) اور چودھویں نصیحت یہ ہے کہ شوہر کے بھائی سے پردہ ضروری ہے۔ شوہر کے بھائی سے پردہ اتنا واجب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا ہم اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کریں؟ تو آپ نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی تو موت ہے موت، یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو شوہر کے بھائی سے اتنا ہی ڈرو یعنی بہت زیادہ احتیاط کرو۔ آج کل دیور سے پردہ نہ کرنے کے باعث بے شمار فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ شوہر کا بھائی بھی یہ سمجھنے لگتا ہے کہ آدھی بیوی میرے بھائی کی، آدھی میری، فقط فقط اپنا حق سمجھتا ہے۔ اسلام کے اندر اس بات کی کہاں گنجائش ہے۔ شوہر کے بھائی سے پوری احتیاط کرو، پردہ کرو، اگر بھائی ناراض ہوتا ہے ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھو۔

سارا جہاں خلاف ہو پروا نہ چاہیے
پیش نظر تو مرضی جانانہ چاہیے
پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

مَردوں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کو اپنے بھائی کو نہ دیکھنے دیں اور بھائی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں کیونکہ خون کا رشتہ تو آپ سے ہے نہ کہ بھاوج سے اور آپ صلۂ رحمی کا حق ادا کر رہے ہیں تو پھر شکایت کیسی۔

بیوی کی بہن سے پردہ کا حکم

اسی طریقہ سے شوہر کو بھی حکم ہے کہ اپنی بیوی کی بہن جس کو سالی کہتے ہیں اس سے پردہ کرے اور اس کو بے پردہ سامنے نہ آنے دے۔ سالی عموماً کم عمر ہوتی ہے اس کے عشق میں مبتلا ہو کر کتنے لوگ فتنے میں مبتلا ہو گئے۔ اس لئے شوہر پر بھی فرض ہے کہ جب بیوی کی بہن آئے تو اس سے پردہ کرے، اس سے گپ شپ نہ لڑائے، یہ سب گناہ کبیرہ ہے لہٰذا حرام ہے۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ رہے اور بہنوئی کے سامنے نہ آئے اور اگر بیوی کہیں چلی گئی تو بیوی کی بہن کے ساتھ تنہائی جائز نہیں ہے۔

بالوں کے پردہ کا حکم

(۱۵) پندرہ نمبر کی نصیحت۔ عورتوں پر بالوں کا پردہ فرض ہے۔ جو عورتیں اتنا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھتی ہیں کہ بالوں کی سیاہی باہر سے جھلکتی ہے تو ان کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا میری ماؤں بہنو بیٹیو! خوب سمجھ لو۔ اگر گرمی کا مہینہ ہے اور موٹے دوپٹے میں آپ کو گرمی لگتی ہے تو

نماز کے لئے ایک موٹا دوپٹہ الگ رکھو جو اتنا موٹا ہو کہ جس سے بالوں کی سیاہی باہر سے نہ جھلکے، بس کافی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ٹاٹ اور بورے سر پر رکھو۔ میں تو آپ کو آرام کا نسخہ بتا رہا ہوں۔ میں نے اپنے گھر میں اپنی اہلیہ، بہو وغیرہ کو بھی یہی بتا رکھا ہے، ان کا نماز کے لئے ایک دوپٹہ کھونٹی پر ٹنگا رہتا ہے جو اتنا موٹا ہوتا ہے کہ جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے۔ لہٰذا یہ مسئلہ خوب سمجھ لو کہ جس دوپٹہ سے سر کے بالوں کی سیاہی نظر آئے اس سے نماز نہیں ہوتی۔

باریک لباس کی حرمت

(۱۶) نصیحت نمبر سولہ۔ ایسا باریک لباس پہننا جس سے کہ سینہ، کمر یا ٹانگیں نظر آئیں حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

گھر سے برقعہ پہن کر نکلو

(۱۷) نصیحت نمبر سترہ۔ گرمی کے خوف سے برقعہ اُتار کر پھینک دینا اور چہرہ کھول کر مارکیٹنگ کرنا یہ عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ جہاں جانا ہے برقعہ سے جاؤ، برقعہ پہنے بغیر گھر سے مت نکلو، بازار سے ضرورت کا سامان اپنے مَردوں سے منگوالو۔ عورتوں کو بلا ضرورت شدیدہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ اسی طرح دس سال کی لڑکیوں کو ایسے اسکولوں کے لباس میں جو یونیفارم کہلاتے ہیں باہر بھیجنا جائز نہیں ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لڑکی کو سات سال کی عمر سے پردہ شروع

کرائیں، تھوڑا تھوڑا کر کے عادت ڈلوائیں۔ اس کے بعد دس سال کی جب ہوجائے تو بے پردہ بالکل باہر مت نکلنے دو۔ آئے دن کتنے فتنے ہوتے رہتے ہیں، لڑکیاں اغواء ہوجاتی ہیں، یہاں عیسائی لڑکے مسلمان لڑکیوں کو پھنسا لیتے ہیں، ہندوؤں کے ساتھ شادیاں کرلیتی ہیں۔ یہ سب بے پردگی کا وبال ہے۔ ایک طریقہ یہاں آج کل اور بھی ایجاد ہوا ہے کہ کوئی ہوٹل ہوتا ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں جاتے ہیں اور رشتہ خود طے کرلیتے ہیں، ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، اندازِ گفتگو دیکھتے ہیں کہ اس لڑکی کی باتیں کیسی لچک دار ہیں، شکل کیسی ہے۔ یہ سب حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اپنی لڑکیوں کو نامحرم لڑکوں کے ساتھ باہر بھیجنا گویا بھیڑیوں کے سپرد کر دینا ہے۔

اسی لئے کہتا ہوں کہ بہشتی زیور پڑھو اور اس پر عمل کرو، بہشت میں پہنچ جاؤ گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کا نام اسی لئے بہشتی زیور ہے کہ جنت میں پہنچانے کا نسخہ ہے۔ بس چند باتیں عرض کر دیں۔

شرعی پردہ کن سے ہے؟

اور ہاں دیکھو! چچا زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، ماموں زاد بھائی یعنی ماموں کے بیٹوں سے، چچا کے بیٹوں سے، خالہ کے بیٹوں سے، پھوپھی کے بیٹوں سے پردہ کرنا واجب ہے لیکن آج ہمارے ان گھرانوں میں بھی احتیاط نہیں ہے جو دین دار کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی مردوں کو

خالہ زاد بہن، چچا زاد بہن، بہن ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن سے پردہ کرنا واجب ہے۔ اگر آپ کے پردہ کرنے سے خاندان میں کوئی ناراض ہو جائے تو ہوجانے دو، بس اپنے اللہ کو راضی رکھو۔

پاکستان آنے کے سولہ سال بعد جب میں کراچی سے الٰہ آباد گیا تو میری خالہ کی لڑکیاں سامنے آنے لگیں۔ میں نے کہا، یہ کیا غضب کر رہی ہو، خبر دار کوئی میرے سامنے نہ آئے، پردہ میں رہو۔ جو تحفے تحائف کا دینا ہے سب کو خوب دوں گا، گھبراؤ نہیں۔ میں نے اُن کے بچوں کو پانچ پانچ روپیہ دس دس روپیہ اور خالہ کی بیٹیوں کو سو سو روپیہ دے دیئے محض اس بناء پر کہ ان کو یہ خیال نہ آئے کہ جو زیادہ ملّا ہو جاتا ہے یعنی دیندار ہو جاتا ہے وہ پردہ کرا کے اپنی جان چھڑا لیتا ہے اور پیسہ بچا لیتا ہے۔ یہ مولانا لوگ کنجوس ہوتے ہیں۔ میں نے اسلام کی اور ڈاڑھی کی عزت کے لئے ان کو خوب پیسہ دیا تاکہ وہ مولویوں کو بُرا بھلا نہ کہیں اور دین کی عظمت دل میں پیدا ہو، تو میرے ہدیہ دینے سے سب خوش ہوگئے۔ پھر میں نے نرمی سے سمجھادیا کہ تمہاری محبت ہمارے دل میں ہے لیکن کیا کریں اللہ و رسول کا حکم ہے۔ تو اے میری خالہ کی بیٹیو! تم سے پردہ کرنا ہمارے اُوپر واجب ہے۔ عورتوں کے لئے خالہ کا بھائی، خالہ کا بیٹا ماموں زاد بھائی یعنی ماموں کا بیٹا چچا کا بیٹا، پھوپھی کا بیٹا ان سب سے پردہ ضروری ہے۔

ملازمت ـــ عورت کے لئے ذلت کا سامان

آہ! جس اسلام نے عورت کو اتنی عزت دی کہ اس کی عصمت کی حفاظت کی خاطر بعض خون کے رشتوں سے بھی پردہ کرایا اور اس کو گھر کی مالکہ بنا کر عزت کے ساتھ بٹھایا آج اس کے نام لیوا اپنی ماں بہنوں کو ایر پورٹوں پر، اسٹیشنوں پر، ہوائی جہازوں میں، ریڈیو پر نامحرموں کے سامنے رُسوا کر رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں میں ایر ہوسٹس کا نام دیا لیکن فضائی ماسیاں بنادیا جو غیر مَردوں کی خدمت کرتی ہیں اور آواز کو بہ تکلف نرم اور لچکدار بنا کر بولتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے جن کے لئے قرآن اُتر رہا ہے، جن کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ ﴾

نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو بہ تکلف بدل کر گفتگو کرو ورنہ کیا ہوگا؟

﴿ فَيَطۡمَعَ الَّذِيۡ فِيۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ ﴾

جن کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کریں گے، دل میں خیالات آنے لگیں گے۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ریڈیو میں کیسا چبا چبا کے عورتیں خبریں نشر کرتی ہیں کہ آدمی کے دل میں ان کی طرف میلان شروع ہوجاتا ہے۔ ائیر پورٹوں پر بھی یہی حال ہے۔ ہوائی جہاز کا وقت بتائیں گی تو معلوم ہوتا ہے کہ مَردوں کے دل کو مائل کرنے کے لئے ہی بول رہی ہیں۔ ارے بھئی!

کافروں کا کیا ہے کہ وہ تو مکلف ہی نہیں لیکن مسلمان عورت کی شان کے خلاف ہے کہ ایسی نوکری کرے۔ شریعت کے حکم کے علاوہ شرافت طبع کے بھی خلاف ہے کہ کوئی شریف زادی ایسی ذلیل ملازمت کرے۔

میں نے تقریر میں جو کچھ کہا ہے ان شاء اللہ آپ کو بہشتی زیور میں سب لکھا ہوا مل جائے گا۔ اسی لئے کہتا ہوں کہ بہشتی زیور پڑھو، اللہ کی رحمت سے بہشت میں چلی جاؤ گی ان شاء اللہ، پھر جنت میں جا کے دُعا دینا کہ کراچی سے ایک مُلّا آیا تھا ہمیں کیا کیا بتا گیا۔

اب دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اور ہماری ماؤں، بیٹیوں، بہنوں کو پردہ شرعی کی توفیق عطا فرمائے اور وی سی آر کی لعنت سے، ٹیلی ویژن کی لعنت سے اللہ ہمارے گھروں کو پاک کر دے اور ہماری بیٹیوں کو دس سال کے بعد بے پردہ اسکول بھیجنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر رحم فرما دے۔ یا اللہ! یہ آج کیا ہو رہا ہے۔ اسلام کا خالی نام رہ گیا ہے، آج اسلام ہم سے چھینا جا رہا ہے۔ کس طرح سے رات دن سڑکوں پر عورتیں لڑکیاں بے پردہ پھر رہی ہیں۔ اے خدا! ہم سب کو توفیق دے۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنا خوف دے۔ جو کچھ بیان ہوا ہے اے اللہ! اس کو اپنی رحمت سے قبول فرما اور مجھ کو بھی اور میری ماؤں، بہنوں،

بیٹیوں کو عمل کی توفیق عطا فرما دے۔ یا اللہ! موت کی یاد دل میں ڈال دے۔ قبر کی زندگی کی یاد ہمارے دل میں ڈال دے۔ قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اور دوزخ کی آگ ہے، اس کا خوف عطا فرما۔ اے اللہ! ان سب چیزوں کا ہمیں یقین عطا فرما۔ ہماری دُنیا بھی بنا دے آخرت بھی بنا دے۔ اور اللہ جن کے گھروں میں شرعی پردہ ہو جائے ان کی بیٹیوں کو نیک رشتہ عطا فرما دے۔ جن کے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو بہشتی زیور پڑھائیں نیک بنائیں اے اللہ ان کو نیک شوہر عطا فرما دے، دین دار شوہر عطا فرما دے۔ اور جو مَرد ڈاڑھی رکھ رہے ہیں ان کو بھی یا اللہ ایسی بیویاں عطا کر دے جو نیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دُنیا میں بھی آرام سے رکھئے آخرت میں بھی آرام سے رکھئے۔ سلامتی اعضاء، سلامتی ایمان سے زندہ رکھئے، سلامتی اعضاء سلامتی ایمان سے دُنیا سے اُٹھائیے۔ ہماری دُنیا بھی بنا دیجئے کہ وہ پردیس ہے اور آخرت بھی اچھی کر دیجئے کہ وہ ہمارا وطن ہے۔ اے اللہ! آپ دونوں جہانوں کے مالک ہیں دُنیا کے بھی اور آخرت کے بھی آپ ہمارے دونوں جہاں سنوار دیجئے۔ آپ ہمارے مالک ہیں یا اللہ! ابا اپنے بچوں کو پردیس میں بھی آرام سے رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور وطن میں ان کے لئے مکان اور بلڈنگ بنانے کی فکر کرتا ہے۔ آپ تو ہمارے ربا ہیں، ہمیں پردیس میں آپ نے

بھیجا ہے، آپ ہماری دُنیا بھی بنا دیجئے کہ ہم آرام سے رہیں، آپ کو خوب یاد کریں اور آپ کی نافرمانی سے بچیں۔ اور ہمارا وطن یعنی جنت بھی بنادیں کہ ایمان پر خاتمہ کر کے قیامت کے دن بے حساب بخشش فرما کر ہم کو بھی ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سب کو جنت میں داخل فرمادے۔ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔ اب تک جو نالائقیاں ہوئیں اُن کو معاف فرمایئے اور ہم سب کو اللہ والی زندگی عطا فرمایئے، استقامت علی الدین نصیب فرمایئے۔ اس گھر میں برکت نصیب فرمایئے جنہوں نے آپ کی باتوں کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سُنانے کا انتظام کیا اور ہمیں بلایا۔ اے اللہ! بلانے والے کو بھی قبول فرما، مجھے بھی قبول فرما اور میرا وعظ بھی قبول فرما۔ سُننے والی خواتین اور مستورات جو آئی ہیں اے اللہ! ان کو بھی قبول فرما اور ہم سب کو اپنا پیار، اپنی محبت نصیب فرما۔

آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

☆☆☆☆☆